سوال

(36) تعزیہ داری کرنا اور بچوں کو طوق بیڑی پہنانا اور ماتم کرنا الخ

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں، علمائے دین اس مسئلہ میں کہ تعزیہ داری کرنا اور بچوں کو طوق بیڑی پہنانا اور ماتم کرنا اور بھوسا اڑانا وغیرہ اور ذکر سوانح ووقائع شہادت وغیرہا میں سامان کرنا اور اس پر رونا اور رولانا اور اس کے واسطے انعقاد مجلس تعزیت کرنا موجب ثواب ہے یا باعث عقاب اور نوحہ اور مرثیہ خوانی کرنا کیسا ہے اور یزید کے بارے میں کیا اعتقاد رکھنا چاہیے ۔ بینوا توجروا

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

تعزیہ داری، علمداری، ماتم کرنا، بچوں کو طوق بیڑیاں پہنانا، فقیر بنانا وغیرہ قرون ثلاثہ مشہود لہا بالخیر سے ثابت نہیں، جس کی خبر خیر[1] اُمتی قرنی ثم الذین یلونہم ثم الذین یلونہم میں ہے کما روی البخاری عن عمران بن حصین نہ کسی اصلشرعی کے تحت میں مندرجہ ہے نہ سلف وخلف صالحین کا اس پر عمل، پس محض بدعت وضلالت واحداث فی الدین ٹھہرا، جس کے عدم قبول اور رد ہونے پر رسول مقبول ﷺ کا یہ قول منقول ہے، من احدث فی امرنا ھذا مالیس منہ فھورد اور رونا آنکھوں سے آنسو بہانا خواہ بحالت نہایت مسرف ہو جیسے قدوم قادم کے وقت یا محتاجگی پر رونا یا بخیال سزائے حاکم یا استاد مربی وغیرہ کے رونا، یا کسی کے صدمہ مفارقت جسمانی سے رونا اس میں کوئی مانع شرعی نہیں محض محبت الٰہی میں رونا اس کے عذاب وعقاب ومحاسبہ کے ڈر سے رونا انبیاء مرسلین اور صالحین زاہدین سے ثابت ہے، و نیز کم ہنسنا اور زیادہ رونا آیت کریمہ فلیضحکوا قلیلا ولیبکوا کثیرا سے واضح ہے، کسی حاکم عادل یا عزیز رشتہ دار یا استاد شفیق ومرشد برحق وپیشوائے دین کے انتقال وذکر انتقال سے بوجہ مزید حزن وملال رونا یا یاد آخرت سے رونا ممنوع نہیں ہے۔ آنحضرت ﷺ کا وفات ابراہیم بن ماریہ قبطیہ میں آبدیدہ ہونا منقول ہے۔

ایک مرتبہ آنحضرت ﷺ کا ایک جنازہ کے ساتھ تشریف لے جانا اور قبر پر بیٹھ کر یاد آخرت وموت پر بہت رونا حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، اسی طرح آیت فکیف اذا جئنا من کل امة سن کر آنسو جاری ہونا۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ، قرآن مجید کی تلاوت میں رونا اور رونا نہ آئے تو بتکلف رونا اس کا حکم بروایت حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ ثابت ہے، خدا کے خوف سے ذرا سے آنسو نکل آئے پر جو فضیلت وارد ہے، حدیث مرویہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ میں موجود ہے، بعد وفات آنحضرت ﷺ حضرت صدیق اکبر وفاروق اعظم کا حضرت اُم ایمن رضی اللہ عنہا کی خدمت میں آنا اور انہیں روتا دیکھ کر دونوں کا رونا روایت حضرت انس رضی اللہ عنہ میں مذکور ہے۔ وقت معین پر ایصال ثواب فاتحہ و درود سے کرنا موجب اجر جزیل ہے، مجمع مشروع میں میت کے اوصاف کمال وواقعات صحیحہ نتیجہ خیز مفید وقت بیان کرنا اور اس کے لیے نظماً و نثراً مغفرت مانگنا (جس کا وہ مستحق ہے) کرنا، کسی زبان میں ہو، اس کے جواز میں کلام نہیں، ہاں نوحہ مشرکین جو عہد جاہلیت میں مروج تھا، وہ ہرگز نہ چاہیے، وہ نہ میت کے لیے فائدہ رساں ہے اور نہ پسماندگان کے لیے مفید، حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ راوی ہیں، نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عن المراثی وفی نسخة یعنی النوح، یعنی رسول اللہ ﷺ نے مراثی سے منع کیا، ابن ماجہ کے ایک نسخہ میں ہے کہ

مراداس سے نوحہ ہے۔

حاصل یہ کہ مراثی سے مطلقاً مراثی مراد نہیں ہوسکتے، ورنہ بہت سے صحابہ بلکہ خود آنحضرت ﷺ کےلیے مراثی لکھےگئے اور دین اسلام کا کوئی قاعدہ اس کے منع کا مقتضی نہیں ہے۔اسی بناء پر شیخ جلال الدین ابوبکر مشہور مصنف اسلام نے مصباح الزجاجہ میں بذیل حدیث مذکور فرمایا ہے: قال[2] الخطابی انما کرہ من المراثی النیاحۃ حتی مذھب الجاھلیۃ فاما الثناء والدعاء للمیت فغیر مکروہ لانہ رثی غیر واحد من الصحابۃ کثیرا من المراثی انتھی اور کسی سیہ کار کے سوء خاتمہ و حسن خاتمہ کے یقینی علم نہ ہونے پر ہم اس کو کرنے کےلیے ماموروومجاز نہیں ہیں اوررنج میں ترک لذائد وتزئین ریاءً بغیر خلوص کچھ مفید نہیں اور خلوص کے ساتھ بنظر زہد ہو تواس کا فضل معلوم و مسلم ہے۔ ھذا ما ظھولی واللہ سبحانہ اعلم و علمہ اتم واحکم۔

العبد نعمانی عفی عنہ۔

ہوالمصوب:

واقعی رسم تعزیہ داری بدعت ہے نہ رسول مقبول ﷺ کے زمانہ میں پایا گیا، نہ خلفاء کے زمانہ میں، بلکہ اس کا وجود قرون ثلاثہ میں کہ مشھود لہا بالخیر ہیں منقول نہیں ہوا، اورتا این دم حرمین شریفین زادہما اللہ شرفا و تعظیماً میں رائج نہیں ہے اور نہ کسی اصل شرعی کے تحت میں مندرجہ ہے، پس یہ بدعت ضلالت ٹھہرا، اور بدعت، ضلالت کو اختیار کرنا لعنت خداو ملائکہ کا موجب اور رسول مقبول ﷺ کی رنجیدگی کا باعث ہے۔

روی[3] الطبرانی عن ابن عباس ؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من احدث حدثا اوادی محدثا فعلیہ لعنۃ اللہ والملئکۃ والنس اجمعین لایقبل اللہ منہ صرفا ولاعدلا وروی البخاری ومسلم وغیرہما من اصحاب الصحاح عن عائشہ رضی اللہ عنہا قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من احدث فی امرنا ھذا مالیس منہ فھورد وروی مسلم انہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شرا الامور محدثا تھا وکل بدعۃ ضلالۃ۔

اورسینہ کوبی کرنا، کپڑے پھاڑنا، نوحہ کرنا، خاک اُڑانا، بال نوچنا، یہ سب افعال منہیات و ممنوعات سے ہیں، جیسا کہ حدیث شریف میں ہے۔ لیس[4] منا من حلق وسلق وخرق ولیس منا من ضرب الخدود وشق الجیوب ولعن اللہ النیاحۃ اور نفس بیان وقائد شہادت اوراس پر رونا بشرطیکہ نوحہ وغیرہ سے خالی ہو، درست ہے اوراس کے واسطے خاص مجلس منعقد کرنا تشبہ روافض و کراہت سے خالی نہیں، جیسا کہ جامع الرموز میں ہے۔ اذا[5] اراد ذکر مقتل الحسین ینبغی ان یذکر اولا مقتل سائر الصحابۃ لئلایشابہ الروافض کما فی العونا ور صراط المستقیم میں ہے، ذکر[6] *قصہ شہادت بعقد مجلس باین قصد کہ مردم بشنوند وتاسفہا نمایند وگریہ وزاری کنند ہرچند ور نظر ظاہر خللے دران ظاہر نمی شود، واما فی الحقیقت آن ہم مذموم و مکروہ است انتہے۔* اگر مرثیہ میں احوال واقعی ہوں، پس اس قسم کے مرثیوں کو پڑھنا اور سننا کچھ مضائقہ نہیں رکھتا ہے۔

یزید کے بارے میں بعض کہتے ہیں کہ باتفاق مسلمانوں کے وہ امیر ہوا تھا، اس کی اطاعت امام علیہ السلام پر واجب تھی، حالانکہ اس کی خلافت پر مسلمانوں کا اتفاق نہ ہوا اور ایک جماعت صحابہ ؓ واولاد صحابہؓ نے اس کی بیعت نہیں کی اور جن حضرات نے بیعت کی بھی تھی، جب ان کو اس کے فسق و فجور کا حال معلوم ہوا، خلع بیعت کرکے مدینہ میں واپس آگئے اور بعض قائل ہیں کہ یزید نے امام حسین علیہ السلام کے قتل کا حکم نہیں دیا تھا نہ اس فعل سے راضی تھا، یہ بھی باطل ہے۔ ق ال[7] العلامۃ التفتازانی فی شرح العقائد النسفیۃ والحق ان رضی یزید بقتل الحسین واستبشارہ بذالک واھانۃ اہل بیت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مما تواتر معناہ وان کان تفاصیلہ احادا انتھی، اور بعض کہتے ہیں کہ قتل امام گناہ کبیرہ ہے نہ کفر، اور یہ لعنت مخصوص بکفار ہے، نازم باین فطانت نہیں جانتے ہیں کہ کفر ایک طرف خود ایذاء رسول الثقلین کیا ثمرہ رکھتا ہے۔ قال[8] اللہ تعالیٰ ان الذین یؤذون اللہ و رسولہ لعنھم اللہ فی الدنیا والاخرۃ واعد لھم عذابا مھینا، اور بعض کہتے ہیں کہ اس کے خاتمہ کا حال معلوم نہیں، شاید اس نے اس کفر و معصیت کے بعد توبہ کی ہو، وقت موت کے تائب ہوگیا ہو، امام غزالی کا احیاء العلوم میں اسی طرف رجحان ہے۔

جاننا چاہیے کہ توبہ کا احتمال ہی احتمال ہے، والا اس بے سعادت نے اس امت میں وہ کچھ کیا ہے کہ کسی نے نہیں کیا۔ شہادت امام حسین واہانت اہل بیت کے بعد مدینہ منورہ کی تخریب واہالیان مدینہ کی شہادت و قتل کے واسطے لشکر بھیجا، تین روز تک مسجد نبوی بے اذان و نماز رہی، من بعد حرم مکہ میں لشکر کشی کرکے عین حرم مکہ میں عبداللہ بن الزبیر کو شہید

کرایا، اورانہیں مشاغل میں تھا، کہ اس کی موت آگئی اس جہان کو پاک کیا اوراس کے بیٹے معاویہ نے برسر منبر اس کی بُرائیاں بیان کیں ، واللہ اعلم بمافی الضمائر اور بعضے سلف واعلام امت سے اس شقی پر لعن تجویز کرتے ہیں، چنانچہ علامہ تفتازانی نے کمال جوش وخروش کے ساتھ اس پر اوراس کے اعوان پر لعنت کی ہے اور بعضوں نے اس معاملہ میں توقف کیا ہے، پس مسلک اسلم یہ ہے کہ اس شقی کو مغفرت وترحم سے ہرگزیادنہ کرنا چاہیے اوراس کے لعن سے کہ عرف ومختص بکفار ہے، اپنی زبان کوروکنا چاہیے، جیساکہ قصیدہ آمالیہ میں ہے۔

ولم یلعن یزیدا بعد موت

سوی المکثار والاعزاء غال

واللہ اعلم بالصواب۔ حررہ تراب اقدام اولیاء الباری محمد عبدالہادی الانصاری بن مقبول من رفع السماء بغیر عمد مولانا علی محمد بن خاتم الفقہاء والمحدثین مولانا محمد معین بن سید المخصصین سند المدنقین محمد معین ادخلھم اللہ فی اعلیٰ علیین وافاض علینا من برکاتھم وبرکات مشائخم الکاملین۔

محمد عبدالہادی

تعزیہ بنانا، اس میں شریک ہونا، اس پر چڑھاوا چڑھانا یا منت ماننا ایام عشرہ محرم میں ذکر شہادت حسنین کرنا، رونا، پیٹنا، چلانا، نوحہ کرنا، کپڑے پھاڑنا یہ سب نادرست ہے اور بدعت سیئہ اوریزید کو بُرا کہنا خلاف احتیاط ہے۔ وفقط واللہ اعلم، بندہ رشید احمد گنگوہی عفی عنہ

رشید احمد1301

تعزیہ داری کرنا وغیرہ امور مذکورہ فی السوال ناجائز وبدعت ہیں اور موجب عقاب اور یزید اپنے کئے کو پہنچ گیا، اب اس پر لعنت کرنا، اس کو گالی دینا، بُرا کہنا نہ چاہیے۔ فرمایا، رسول اللہ ﷺ نے لاتسبوا[9] الاموات قد افضوا الی ماقدموا رواہ البخاری، کذافی بلوغ المرام۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔ الراقم سید محمد عبدالسلام غفرلہ۔

سید محمد عبدالسلام

---

[1] میری بہترین امت میرے زمانہ کی ہے، پھر وہ جوان کے بعد آئیں گے، پھر وہ جوان کے بعد آئیں گے۔

[2] خطابی نے کہا، جاہلیت کے زمانہ کی طرح مرثیہ کہنا حرام ہے ورنہ میت کےلیے دعا کرنا یا اسکی تعریف کرنا مکروہ نہیں کیونکہ ایسے مرثیہ توکئی ایک صحابہؓ سے بھی منقول ہیں۔

[3] رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، جوکوئی بدعت ایجاد کرے یا بدعتی کو پناہ دے، اس پر اللہ تعالیٰ فرشتوں اور سارے جہان کی لعنت ہے، اللہ نہ اس کی نفلی عبادت قبول کرے گا نہ فرض، اور فرمایا جوکوئی ہمارے دین میں ایسا کام کرے جو اس کا حصہ نہیں، تووہ کام مردود ہے اور فرمایا بدترین کام بدعت ہیں اور ہر بدعت گمراہی ہے۔

[4] جو سر کے بال نوچے، سینہ کوبی کرے اور کپڑے پھاڑے، وہ ہم میں سے نہیں ہے اور فرمایا جو رخسارے پیٹے، گریبان پھاڑے، وہ ہم میں سے نہیں ہے اور فرمایا خدا نوحہ کرنے والے پر لعنت کرے۔

[5] جب امام حسین کا واقعہ بیان کرنا چاہے توپہلے تمام صحابہ کی شہادت کاتذکرہ کرے تاکہ شیعہ کے ساتھ مشابہت نہ ہو۔

[6] کسی مجلس میں شہادت کا واقعہ اس طرح سے بیان کرنا کہ لوگ سنیں اور افسوس کریں اور گریہ وزاری کریں ، بظاہر اس میں کوئی عیب معلوم نہیں ہوتا، لیکن حقیقت میں یہ بھی بُرا ہے۔

[7] صحیح بات یہ ہے کہ امام حسین کے قتل سے یزید خوش ہوا اور اہل بیت کی توہین کی ، اگرچہ اس کی تفصیل آحاد ہے، لیکن اس کے معنی متواتر ہوچکے ہیں۔

[8] جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کو تکلیف دیتے ہیں، اللہ کی ان پر دنیا اور آخرت میں لعنت ہے اور ان کے لیے ذلیل کن عذاب ہے۔

[9] مُردوں کو گالی نہ دیا کرو، جو کچھ انہوں نے آگے بھیجا، وہ وصول کر رہے ہیں۔

فتاوی نذیریہ

جلد01